# اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

## بارہویں اسمبلی / چوتھا اجلاس (ساتویں نشست)

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ بروز سوموار مورخہ 27رمئی 2024ء بمطابق ۱۸رذیقعد ۱۴۴۵ھ۔



| نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1 | تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔ | 03 |
| 2 | رخصت کی درخواستیں۔ | 04 |
| 3 | آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء کا اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانا۔ | 05 |
| 4 | قرارداد نمبر 15۔ | 14 |
| 5 | SKB Matter پر بحث۔ | 16 |
| 6 | تہنیتی قرارداد (یوم تکبیر)۔ | 19 |
| 7 | گورنر بلوچستان کا حکم نامہ۔ | 25 |



جلد 04 ☆☆☆ شمارہ 07

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق خان اچکزئی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میڈم غزالہ گولہ بیگم

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔۔۔جناب عبدالرحمٰن

چیف رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب مقبول احمد شاہوانی

☆☆☆

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سوموار مورخہ 27 رمئی 2024ء بمطابق ۱۸ رذیقعد ۱۴۴۵ھ ۔

بوقت سہ پہر 03:50 منٹ پر زیرصدارت کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالخالق اچکزئی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

**جناب اسپیکر:** السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ **از** حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡۤ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۚ﴿۱۳۱﴾ وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۚ﴿۱۳۲﴾ وَسَارِعُوۡۤا
اِلٰى مَغۡفِرَةٍ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَجَنَّةٍ عَرۡضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالۡاَرۡضُ ۙ اُعِدَّتۡ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۱۳۳﴾
الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۚ﴿۱۳۴﴾

﴿پارہ نمبر ۴ سُوۡرَةُ آل عمران آیات نمبر ۱۳۱ تا ۱۳۴﴾

**ترجمہ:** اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی کافروں کے واسطے۔ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تاکہ تم پر رحم ہو۔ اور دوڑو بخشش کی طرف اپنے رب کی اور جنت کی طرف جس کا عرض ہے آسمان اور زمین تیار ہوئی ہے واسطے پرہیزگاروں کے۔ جو خرچ کئے جاتے ہیں خوشی میں اور تکلیف میں اور دبا لیتے ہیں غصہ اور معاف کرتے ہیں لوگوں کو اور اللہ چاہتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ ۔

☆☆☆

**جناب اسپیکر:** جَـزَاکَ اللّٰہ. نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ. فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

**جناب اسپیکر:** سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی):** جناب اصغر ترین صاحب، ڈاکٹر عبدالمالک صاحب، محمد خان صاحب، انجینئر زمرک خان اچکزئی صاحب، محترمہ فرح عظیم شاہ صاحبہ اور محترمہ ہادیہ نواز صاحبہ نے آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟

**جناب اسپیکر:** رخصت کی درخواستیں منظور ہوئیں۔

**جناب اسپیکر:** آئین کے آرٹیکل 128 کی ۔۔۔(مداخلت)۔

**محترمہ اُم کلثوم:** جناب اسپیکر! 65 کے ایوان میں 11 خواتین ہیں آپ اُن کو بھی بولنے کا موقع نہیں دیں گے تو پھر ہم بلوچستان کے باقی اداروں کو کیا پیغام دے رہے ہیں اِس اسمبلی کے توسط سے؟

**جناب اسپیکر:** مجھے آپ کی آواز بالکل نہ آرہی ہے اور نہ سمجھ آرہی ہے۔

**محترمہ اُم کلثوم:** آپ خواتین کو بالکل بولنے نہیں دیتے مَیں کہہ رہی ہوں کہ اس 65 کے ایوان میں صرف 11 خواتین ہیں اگر آپ اُن کو بھی بولنے نہیں دیں گے تو پھر ہم بلوچستان کے باقی اداروں کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟

**جناب اسپیکر:** جیسے آپ کا حکم ہوگا ویسے ہی ہوگا انشاءاللہ۔

**محترمہ اُم کلثوم:** thank you بہت شکریہ آپ کا جناب اسپیکر۔ سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ یہ انتہائی مقدس اور معزز ایوان ہے۔ کیونکہ ہمارے اکابرین جن میں نواب خیر بخش مری، سردار عطاءاللہ مینگل، میر غوث بخش بزنجو، نواب محمد اکبر خان بگٹی، میر گل خان نصیر جیسے اور باقی ہمارے جو پشتون اور بلوچ اکابرین رہے ہیں، اُن کا یہاں ایک اہم کردار رہا ہے وہ اِن ایوانوں کا حصّہ رہے ہیں۔ تو اس ایوان کے تقدس کو برقرار رکھنا اور اس کا احترام کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ تنقید کے نام پر تنقید ہونی چاہیے جناب اسپیکر۔ تنقید کے نام پر غیر سیاسی الفاظ اگر استعمال ہوں گے تو میں سمجھتی ہوں کہ پھر اس ایوان کا تقدس پامال ہوگا۔ مَیں بہت شکریہ ادا کرتی ہوں آپ کا اور وزیر اعلیٰ اور ٹریژری بنچز سے یہی درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ kindly آپ اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں۔ کیونکہ اگر اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلیں گے تب ہی آپ قوم کے مفاد میں مثبت فیصلے کریں گے۔ ہم اراکین اپوزیشن ہر اُس فیصلے میں حکومت کے ساتھ ہوں گے جو فیصلہ وہ بلوچستان کے عوام کے مفاد میں ہوگا۔ جو بلوچستان کے عوام کیلئے positive ہوگا۔ لیکن ہم ہر اُس فیصلے کی بھرپور انداز

میں بھی مخالفت بھی کریں گے جو اس دھرتی کے عوام کے مفادات کے خلاف ہوگا۔

جناب اسپیکر! جس طرح زمینداروں کا مسئلہ تھا وزیراعلیٰ صاحب اپنے وفد کے ہمراہ اسلام آباد گئے۔ وفاقی حکومت سے معاہدہ طے پایا کہ چھ گھنٹے ایک ماہ تک زمینداروں کو بجلی کی فراہمی ہوگی۔لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ 6 گھنٹے صرف ایک ماہ تک یہ زمینداروں کے مفاد میں نہیں ہے۔ بلوچستان میں جو سب سے زیادہ growing season ہے، most of the fruits اور وہ crops کا مارچ سے اگست تک vary کرتا ہے۔تو اگر اس دوران جو بجلی یا کاٹ دی جاتی ہے یا تین گھنٹے فراہم کی جاتی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ایک پوری فصل تباہ ہوگی۔تو میری وزیراعلیٰ صاحب سے یہ گزارش ہے کہ آپ وزیراعظم صاحب سے ایک دفعہ پھر اس مسئلے کے بارے میں بات کریں زمینداروں کو اگست تک بجلی فراہم کریں۔ کیونکہ جو ٹیوب ویلز ہیں اُن کو سولر سسٹم پر convert کرنا اتنی جلدی possible نہیں ہے it will take time. تو میری یہی گزارش ہے وزیراعلیٰ صاحب سے کہ آپ وزیراعظم صاحب سے بات کریں اِس فیصلے پر کہ وہ اس فیصلے کو revisit کریں تاکہ زمینداروں کا جو مجموعی مسئلہ ہے اِس کو ہم ایک پائیدار حل کی طرف بھی لے جائیں۔ بہت شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** thank you محترمہ۔

**جناب اسپیکر:** **آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء کا اسمبلی کے سامنے پیش کیا جانا۔**

**جناب اسپیکر:** وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو! آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء کو اسمبلی کے سامنے پیش کریں۔

**میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال):** میں وزیر مال آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء کو اسمبلی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** منسٹر فار ریونیو! ایک منٹ میری گزارش سنیں. just hold on for a minute جناب! آپ پیش ہونے دیں۔اُسکے مطابق ہم۔۔۔ (مداخلت)۔

**میر رحمت علی صالح بلوچ:** جناب اسپیکر! اس بل کو پیش کرنا توہین عدالت ہوگی۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں۔ کیونکہ اِسی پر پہلے جو DHA نے یہاں قبائل اور لوگوں کے ساتھ کیا، اُن کی زمینوں پر ناجائز قبضہ گیری اور لوگ پرسوں بھی گیٹ پر احتجاج کر رہے تھے۔ہم جا کے ملے ہیں بلکہ منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر سلیم کھوسہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ اِس پر لوگ، یقین کریں کہ لوگوں کی زمینیں قبضہ ہوگئی ہیں انکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ اِس matter کو سر! اُس دِن ہم نے

request کی تھی کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کریں۔

جناب اسپیکر: رحمت صاحب! میری گزارش سُنیں آپ۔ سُنیں، سُنیں ناں، ریونیو منسٹر کو پیش کرنے دیں۔ وہ خُود بھی یہی تجویز دیں گے۔ اُس کے مطابق ہم عمل کریں گے۔ آپ اُس کو بولنے ہی نہیں دے رہے ہیں تو یہ کیسے پیش ہوگا۔

جناب اسپیکر: جی جناب ریونیو منسٹر۔

وزیر مال: میں آپ کے توسط سے اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں، صُبح وہ زمیندار آئے تھے ہم نے اُن سے بات چیت کی ہے۔ ایک دفعہ پیش ہونے دیں اُس کے بعد جو آپ کہیں گے اِسی طریقے سے ہوگا۔ اور سی ایم صاحب نے بھی یہی ہدایت کی ہے۔

جناب اسپیکر: مَیں وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو، آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء اسمبلی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: آئین کے آرٹیکل 128 کی شق (2) کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) آرڈیننس 2024ء اسمبلی کے سامنے پیش ہوا۔ لہٰذا قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 80(6) کے تحت اِسے بل تصور کیا جاتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو! قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 170 کے تحت ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2024ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر مال: میں وزیر برائے محکمہ بورڈ آف ریونیو، قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 170 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2024ء) کو قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے exempt قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحب! آپ کچھ اور پڑھ رہے ہیں۔ یہ آپ دوبارہ چیک کریں۔ وہاں کچھ اور پڑھنا ہے جبکہ آپ کچھ اور پڑھ رہے ہیں۔

وزیر مال: میں اسی کو پڑھ رہا ہوں جو ترمیمی بل ہے اسکے بعد اُس پر بات کروں گا۔

جناب اسپیکر: سر! آپ اُس میں exemption چا رہے ہیں ناں۔ آپ کوئی تجویز دیں کیا کرنا ہے اس بل کو آپ exempt تو نہیں کروا رہے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے ہمیں تجویز دیں کیا کرنا ہے اس کو۔ ایک بار پارلیمانی کمیٹی کے پاس بھجوانا ہے، کیا کرنا ہے؟

**وزیر مال:** جناب اسپیکر صاحب! اِس پر اُس دن بھی ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس نے request کی تھی اور ہاؤس کے کچھ ممبران نے بھی کہ اِس کو ہاؤس کی جو اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔ اگر سارے اور ہمارے سی ایم صاحب کی بھی خواہش ہے اور دوسرے ہمارے colleagues کی بھی یہی خواہش ہے۔ اور زمیندار بھی یہ کہہ رہے ہیں اُس کے مطابق اِسکو اُدھری کمیٹی کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ ہماری خواہش یہ ہے۔

**میر اسداللہ بلوچ:** اِس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

**جناب اسپیکر:** سُنیں آپ مہربانی کرکے بیٹھ جائیں۔

**میر اسداللہ بلوچ:** جی ہاں۔

**جناب اسپیکر:** چونکہ وزیر انچارج نے ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2024ء) کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کرنے کی استدعا کی ہے۔ لہٰذا ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کوئٹہ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2024ء (مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2024ء) کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا جاتا ہے۔

**محترمہ شاہدہ رؤف:** جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی، جی۔

**محترمہ شاہدہ رؤف:** بل کمیٹی کے سپرد کرچکے ہیں اور یقیناً اِس ہاؤس کے پرزور کہنے پر ہی کیا ہے۔ صرف مَیں ایک آپ کو suggestion دینا چاہوں گی اگر اُس کو، کیونکہ مَیں کمیٹی کی ممبر نہیں ہوں۔ تو اس ہاؤس کے through اور آپ کے توسط سے ہی اپنی چیزیں اِس میں لانا چاہوں گی۔ دیکھیں! جو کچھ ہمیں ملا جو لے کر آنا چارہے تھے اِس میں ترمیم لے کر آنا چارہے تھے۔ جب بھی ہم کوئی بل پیش کرتے ہیں تو اُس کے اندر ہم دو چیزیں mention کرتے ہیں کہ statement of objects and reasons کہ کس وجہ سے کیا جارہا ہے۔ اور اُس کا object کیا ہے۔ تو میری صرف اِتنی سی آپ سے گزارش ہے کہ جب بھی کوئی بل I am not talking about specified this Bill. کہ ایک بل نہیں، جب بھی ہم کسی بل کے اندر ترمیم لاتے ہیں تو اُس میں ضرور یہ mention کیا جائے کہ ہمیں اِس ترمیم کی ضرورت کیوں پیش آئی اِس کے محرکات کیا تھے۔ اِس کے objectives کیا ہیں اِس کا reason کیا ہے۔ تو kindly اگر اِن چیزوں سے بھی آپ اپنے ممبران کو aware کردیں before time تو یہ بہت اچھا ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح رحمت صاحب نے بھی یہ کہا کہ اور اُس دن منسٹر صاحب نے بھی یہ کہا تھا۔ اور مجھے تو اُس دِن بہت حیرت ہوئی تھی جب منسٹر صاحب نے یہ کہا کہ ہم ہائی کورٹ کے آرڈر پر یہ کررہے ہیں۔

ہائی کورٹ نے آپ کو آرڈر کس چیز کا دیا ہے اِس کو بھی mention کرنا چاہئے۔ ہائی کورٹ کی Judgement کیا تھی اُس کو بھی آپ کو ہاؤس کے سامنے لیکر آنا چاہئے۔ اور اگر یہ فیصلہ سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے تو اُس کے اندر جو چیزیں discuss ہورہی ہیں۔ اُن سے بھی اس ہاؤس کو آگاہ کرنا چاہئے۔ تو kindly اگر آپ اِن چیزوں کو کمیٹی کے اندر بھی رکھ دیں کہ ہر ممبر یہ استحقاق رکھتا ہے کہ اُس کو یہ knowledge ہو کہ یہ چیز آرہی ہے تو کیوں آرہی ہے کیا reason تھا اِس کے پیچھے کہ ہمیں یہ لے کے آنی پڑ رہی ہے۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** میڈم! فی الحال یہ آپکے گوش گزار کردوں یہ اِس وقت آرڈیننس کی شکل ہے۔ ابھی تک اِس کو بل کی شکل میں نہیں لائے ہیں۔ انشاء اللہ جب کمیٹی اپنا چیئرمین منتخب کریگی as a special invitation آپکو بلا سکتے ہیں آپ بیشک اُس میں بیٹھ سکتی ہیں اور آپکی جو بھی تجاویز ہیں اُنکو وہاں سُنا جائے گا۔ thank you۔ جی جناب۔

**وزیر مال:** اِسی کا جواب دوں گا۔ بی بی کا جواب دوں۔ یہ جو ہماری بہن نے کہا یہ 2015ء میں چیلنج ہوا تھا۔ ہائی کورٹ میں اِس پر جو دفعات اِسکو چیلنج کئے تھے، اُس میں اُس نے کہا کہ یہ درستگی کریں میری بہن۔ وہ ہمارے ساتھ پڑے ہوئے ہیں آپ آئیں آپ کو دکھا دیں گے۔

**محترمہ شاہدہ رؤف:** اُنہوں نے کس چیز پر اعتراض کیا تھا تو ہم اُس کے ساتھ بھی۔۔۔ (مداخلت)

**جناب اسپیکر:** Minister for Revenue پلیز مجھے ذرا کہنے دیں۔ میڈم! اِس طرح ہے ناں کہ یہ باتیں آپ کمیٹی میں کرسکتی ہیں۔ یہ refer ہوگیا ہے وہاں کمیٹی کو آپ اپنی باتیں کرسکتی ہیں۔

**جناب اسپیکر:** وزیر قانون و پارلیمانی امور! قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 170 کے تحت خصوصی پارلیمانی مجلس برائے بلوچستان میں سی پیک پروجیکٹس کی تشکیل کی بابت تحریک پیش کریں۔

**میر شعیب نوشیروانی (وزیر خزانہ اور مائنز اینڈ منرل ڈویلپمنٹ):** بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر۔ مَیں شعیب نوشیروانی، وزیر قانون و پارلیمانی امور کی جانب سے قواعد وانضبار کار بلوچستان صوبائی سمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 170 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں:۔

کہ یہ ایوان جناب اسپیکر! بلوچستان صوبائی اسمبلی کو یہ اختیارات دیتا ہے کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے اراکین اسمبلی پر مشتمل ایک خصوصی پارلیمانی مجلس برائے چائنا پاکستان اکنامک کوریڈور (سی پیک) بلوچستان پراجیکٹس کی بابت تشکیل دے۔ جس میں جناب اسپیکر! بلوچستان صوبائی اسمبلی کو اِس حوالے سے یہ بھی اختیار حاصل ہو کہ وہ خصوصی پارلیمانی مجلس برائے سی پیک بلوچستان پراجیکٹس کے اراکین میں ضرورت کے مطابق تبدیلی کرسکے جب بھی ایسی کوئی صورتحال سامنے آئے۔

خصوصی پارلیمانی مجلس سی پیک پراجیکٹس کی ذمہ داریاں ذیل ہوں گی:۔

1۔ خصوصی پارلیمانی مجلس بلوچستان میں سی پیک پراجیکٹس کی نگرانی کے امور سرانجام دے گی؛

2۔ خصوصی پارلیمانی مجلس بلوچستان میں سی پیک پراجیکٹس پر عملدرآمد کی نگرانی کرے گی۔اور سی پیک پراجیکٹس کی جلد اور بروقت تکمیل کی بابت سفارشات مرتب کرے گی؛

3۔ خصوصی پارلیمانی مجلس سی پیک بلوچستان پراجیکٹس کی بہتری کیلئے تجاویز دے سکتی ہے۔جو دورانیہ اور ان اخراجات میں تخفیف کا باعث ہوں اور جن کے ذریعے عوام کو بہتر خدمات بہم فراہم کی جاسکیں؛

4۔ خصوصی پارلیمانی مجلس بلوچستان میں سی پیک پراجیکٹس کے حوالے سے اتفاق رائے اور حمایت کو بڑھانے کی کوشش کرے گی؛

5۔ خصوصی پارلیمانی مجلس بلوچستان میں سی پیک پراجیکٹس کے بارے میں اپنی متواتر رپورٹس اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔اور،

6۔ اگر مجلس کو صوبے کے بہتر مفاد میں کوئی دوسری ذمہ داری سونپی جانی مقصود ہو تو جناب اسپیکر مشاورت سے یہ معاملہ خصوصی پارلیمانی مجلس کو بھیج سکتا ہے۔اور جب بھی ضرورت ہو تو اسپیکر اراکین اسمبلی پر مشتمل ایک کاکس بھی تشکیل دے سکتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** خصوصی پارلیمانی مجلس برائے (سی پیک) بلوچستان پراجیکٹس کی تشکیل کی بابت تحریک پیش ہوئی۔

**جناب اسپیکر:** آیا تحریک منظور کی جائے؟

**میر یونس عزیز زہری (قائد حزب اختلاف):** ایجنڈے میں تو کہیں بھی نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** جی۔

**قائد حزب اختلاف:** نہ کوئی کاپی ہے نہ کوئی ایجنڈا ہے۔یہ کہاں سے پیش ہوئی ہمیں تو اِسکا کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔

**میر سرفراز احمد بگٹی (قائد ایوان):** میں اِس پر تھوڑی سی روشنی ڈالوں،اپنے اپوزیشن کے دوستوں کیلئے۔

**قائد حزب اختلاف:** سر!ہمارے پاس ایجنڈا میں ہے ہی نہیں۔ٹیبل ہی نہیں کیا ہے تو پیش کیسے کر سکتے ہیں۔

**جناب اسپیکر:** یہ ایجنڈے کا حصہ نہیں ہے اِسکی ہم نے ہاؤس سے approval لینی ہے اور اُس کے بعد یہ آئے گا ٹیبل پر آپ سب کے ساتھ۔۔۔

**قائد حزب اختلاف:** سر!ٹیبل تو کر لیتے کم از کم۔

**جناب اسپیکر:** سر!ہوگا،ہوگا۔

**قائدحزب اختلاف:** کچھ چیزیں تو ہمارے سامنے آجاتیں۔ہم ایوان میں بیٹھے ہوئے کورے کاغذ کی طرح ہیں۔جو بھی پاس کر دیں ہم اِس پر کچھ نہیں۔۔۔(مداخلت)

**جناب اسپیکر:** آئے گا،آئے گا۔

**قائدحزب اختلاف:** ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ایجنڈے میں تو کم ازکم شامل تو کر لیتے۔

**جناب اسپیکر:** سُنیں۔آئے گا ایجنڈے پر آئے گا۔آپ اس کو سُن لیں۔

**قائدحزب اختلاف:** نہیں یہ ایجنڈا آپ کا ہمارے پاس ہے۔(مداخلت)

**جناب اسپیکر:** میں نے کہا یہ ایجنڈے کا حصہ نہیں ہے۔

**قائدحزب اختلاف:** اِس میں کہیں بھی نہیں لکھا ہوا ہے کہ یہ بل آج پاس ہوگا۔اس کیلئے approval لی جائے گی۔کم ازکم اتنا تو کرلیں سیکرٹری صاحب تو میرے خیال میں اللہ حافظ ہے۔

**جناب اسپیکر:** نہیں آپ سُننا پسند کریں گے۔آپ کی بات کا جواب دینا پسند کریں گے آپ سی ایم صاحب کو سُنیں ذرا۔سُن لیں سر!ایک منٹ۔نہیں آپ سُنیں اُس کو ایک منٹ،ابھی آپ اس طرح۔

**میر سرفراز احمد بگٹی (قائدایوان):** اسپیکر صاحب! گزارش سُن لیں آپ نے مائیک مجھے دی ہے میری گزارش سُن لیں۔

**جناب اسپیکر:** اسد بھائی!ذرا سی ایم صاحب کو سُنیں۔

**قائدایوان:** گزارش سنیں اُسکے بعد اپوزیشن اِس پر بات کرے۔

**جناب اسپیکر:** سر!آپ بات کر سکتے ہیں اُس کے بعد میں۔نہیں آپ بیٹھ جائیں اسد بھائی!آپ بیٹھیں اور سُنیں ذرا سی ایم صاحب کو سُنیں۔سر! وہ justify کریگا ناں۔آپ سُن لیں دو منٹ کیلئے۔

**قائدایوان:** آپ گزارش تو سُن لیں۔

**جناب اسپیکر:** سر!یہ ہم آپ کو سارے،سُنیں۔

**قائدایوان:** شکریہ جناب اسپیکر۔میری آپ سُن لیں جناب اسپیکر! کیونکہ فلور آپ نے مجھے دیا ہوا ہے۔۔۔(مداخلت)

**جناب اسپیکر:** مطلب آپ چاہتے ہیں کہ سی ایم صاحب نہ بولیں،justify نہ کریں۔۔۔(مداخلت) سر!دو منٹ دیں اگر آپ کو اعتراض ہے۔سر!اگر آپ کو اعتراض ہے تو پھر آپ بول سکتے ہیں ہم آپ کو مواقع دیں گے۔ذرا بولنے دیں اِن کو۔

**قائدایوان:** جناب اسپیکر! میری گزارش سُن لیں۔ یہ بات دُرست ہے۔

**جناب اسپیکر:** سر! یہ ہاؤس سے approval آئے گی تو یہ ایجنڈے پر آئے گی آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

**قائدایوان:** جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے۔ جہاں تک اپوزیشن کی بات ہے یہ بات درست ہے کیونکہ آج last session تھا۔ تو ہمیں سیکرٹری کو یہ تقسیم کر دینا چاہئے تھا۔ مقصد کیا ہے؟ بڑا نیک مقصد ہے۔ اُس کو یقیناً اپوزیشن appreciate کریگی۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ اِس ہاؤس کو on board رکھنا چاہتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس ہاؤس کو lead دینا چاہتا ہوں۔ because یہی سپریم ادارہ ہے اِس ملک کا۔ پارلیمنٹ سپریم ہے۔ اِس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ سی پیک ہمارا ایک پراجیکٹ ہے جس میں فیڈرل گورنمنٹ کا پراجیکٹ ہے۔ اور دو G2G پراجیکٹ ہے۔ اور اس میں سب سے important role بلوچستان کا ہے اور بلوچستان کے رہنے والے لوگوں کا ہے۔ اب بلوچستان کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سی پیک سے جو اُن کو مفاد ملنا تھا وہ محروم رہ گئے۔ اور سی پیک کے جو پراجیکٹس آئے ہیں وہ زیادہ تر آپ کو باقی پاکستان میں نظر آئیں گے۔ لیکن بلوچستان میں جو اِن کا impact ہے ایک عام بلوچستانی کیلئے وہ کم ہے۔ تو میری اِس میں جو wish تھی یا جو میری خواہش تھی یا جو میں چاہتا ہوں اور اپوزیشن کے دوست بھی اُس مجلس میں اُس کمیٹی کا حصہ ہوں گے۔ جہاں باقی کمیٹیز بن رہی ہیں تاکہ یہ کمیٹی بھی اُس کے ساتھ بن جائے، یہ اسپیشل کمیٹی آن سی پیک ہے۔ یہ کمیٹی ایک deliberate کرے گی کہ سی پیک کے کون سے پراجیکٹس آئے ہیں۔ پھر اس ہاؤس سے strength drive کرے گی اور پھر فیڈرل گورنمنٹ کے پاس جائے گی۔ اور فیڈرل گورنمنٹ سے پورے ہاؤس کا sense لیکر ہم کم ازکم یہ رکھ سکتے ہیں اُن کے سامنے کہ ہماری expectations کیا ہیں۔ اب سی پیک سیکنڈ فیز میں جا رہا ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ دو دن پہلے سی پیک کی جو میٹنگ ہوئی ہے JCC کی۔ اُس میں یہ سی پیک کا سیکنڈ فیز approve ہوا ہے۔ جس میں industrialization ہونی ہے۔ جب یہ ہونی ہے تو بلوچستان کا شیئر اُس میں کیا ہوگا؟ میں چاہتا ہوں کہ اب مَیں بند کمرے میں بھی جا کے یہ میٹنگ کر سکتا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ پارلیمنٹ lead لے۔ ہر اُس issue پر lead لے جس کا بلوچستان کے عام بلوچستانیوں سے تعلق ہو۔ اور بالخصوص جو ہماری اپوزیشن ہے وہ Left-Out-Feel نہ کرے۔ اور یہ اِتنی important کمیٹی ہوگی کہ یہ کمیٹی اگر آپ اُس کے TORs دیکھ لیں اس کمیٹی میں اپوزیشن کی نمائندگی بھی ہوگی، حکومت کی ہوگی۔ There are likely chances کہ اُس کا جو چیئرمین ہو وہ شاید اپوزیشن سے ہو۔ ہوسکتا ہے وہ گورنمنٹ سے ہو۔ جو بھی اُس کو الیکٹ کریں، وہ الیکشن کے process سے اُس کا بنے۔ اُس کو rotation پر رکھا جا سکتا ہے۔ so that ہم یہ جو پراجیکٹس سی پیک کے اگلے فیز میں آنے ہیں، ہم اِس پر Left-Out-Feel نہ کریں۔ یہ اسمبلی یہ August Hall اپنے آپ کو Left-Out-Feel نہ

کرے۔ یہ بلوچستان کی نمائندہ جماعت اور نمائندہ ہال ہے۔ اِدھر پورے بلوچستان کی نمائندگی ہوتی ہے۔ تو یہ سی پیک کو میں اِن سے lead کرانا چاہتا ہوں۔ یہ اِس کا brain child ہے اِس کے پیچھے۔ ہاں یہ بات دُرست ہے کہ اِن کے پاس چونکہ ٹائم کی کمی تھی مجھے بھی باتوں میں یاد نہیں آیا۔ میں اپوزیشن لیڈر کو اعتماد میں نہ لے سکا۔ تو اُس کی بھی میں معذورت خواہ ہوں۔ ورنہ یہ بہت خوبصورت چیز ہے۔ اِس میں اِس مجلس کو بننے دیں، اِس کمیٹی کو بننے دیں۔ اور سی پیک پر یہ کمیٹی بنے گی۔ تو یہ اسمبلی اُس میں driving seat پر ہوگی۔ شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** زہری صاحب! آپ کچھ بولنا چاہیں گے؟

**قائد حزب اختلاف:** جناب اسپیکر! ٹیبل تو ہونا چاہئے تھا لیکن نہیں ہوا۔ اور باقی ہمیں اختلاف نہیں ہے، کمیٹی بن جائے اُس میں debate ہوگی اُس پر بات ہوگی۔

**جناب اسپیکر:** thank you۔ جی اسد بلوچ صاحب۔

**میر اسد اللہ بلوچ:** سی ایم صاحب نے اپنا نقطہ نظر پیش کیا۔ بلوچستان اور بلوچستان کے وسائل، یہاں کے ہزاروں سال لوگوں کے وسائل، مسائل ہوتے رہتے ہیں۔ حل کی طرف لوگ جاتے رہے۔ سی پیک کا جب معاملہ شروع ہوا تو بلوچستان کے عوام کی ایک بہت بڑا دیرینہ اُمید تھی کہ سی پیک بننے کے بعد بلوچستان کے عوام کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ جو معاہدہ ہوا۔ جو condition رکھی گئی تو وہ تمام اُس وقت شروع ہوا جب 56 بلین ڈالر کا معاہدہ ہوا۔ جناب اسپیکر صاحب! ایسے اہم پراجیکٹ جو پورے بلوچستان کی تقدیر بدل کر سکتی ہے ،بقول یہاں کے حکمرانوں کے، فرسٹ فیز تو سی ایم صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ فرسٹ فیز گیا ابھی سکینڈ فیز اسٹارٹ ہورہا ہے۔ تو اسکی فرسٹ فیز کا ہمیں کوئی حساب دے دیں۔ فرسٹ فیز سے بلوچستان کو اس سرزمین کو اس دھرتی کو کیا ملا؟ صرف فقیر کالونی میں ایک پرائمری سکول ملا۔ اِس میں نو ہزار، سولہ ہزار میگاواٹ بجلی ہے۔ صادق صاحب جو ابھی کہہ رہے ہیں کہ 55 ڈگری پر لوگ وہاں مر رہے ہیں۔ ہمیں ایک بجلی کے کھمبا، وہاں وہ کھمبے جو 8 سو میگاواٹ برداشت کرتے ہیں۔ ہمیں ایک کھمبا بھی نہیں لگا کر دیا۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ میں تو یہی سمجھتا ہوں سی ایم صاحب بجائے کہ ایسی جلد بازی میں وہ بلوچستان کے تمام اسٹیک اولڈرز کو لے کے جو اس اسمبلی میں موجود بھی نہیں ہیں، وہ سیمینار کرتے، ورکشاپ کرتے، وہ اُس سے لوگوں کو اکٹھے کر کے کیونکہ اُس کے ذاتی مفاد اس میں نہیں ہے بلوچستان کا وسیع تر مفاد ہے۔ آپ ایک بڑا معاہدہ کرنے جا رہے ہیں۔ اور جتنے معاہدے میں لوگ اگر چھوٹی اسکیم بنائیں تو اس جلد بازی میں ایسے نہیں کر سکتے ہیں۔ اور وہ سی پیک کے معاہدے کیلئے سکینڈ فیز یا فرسٹ فیز میں مَیں یہ کہتا ہوں کہ اس میں بلوچستان کو جو نقصان دیا گیا پیسے جو ہضم کئے گئے، پیسے برباد کئے گئے، پہلے اُس کا حساب کیا جائے پھر سکینڈ فیز کو آپ شروع کریں۔ بلوچستان کو یتیموں کی سرزمین بنا کے جلد بازی

میں آپ پاس کررہے ہیں۔ میں ایک چیز آپ کو بتادوں سی ایم صاحب! مجھے بہت دُکھ ہوتا ہے۔حکمرانی تو کررہے ہیں پنجاب بالادستی کررہا ہے اس کو مبارک ہو۔ کتنے سالوں سے کررہا ہے۔KPK اپنے صوبے کے مفادات کی خاطر لڑرہا ہے۔سندھ اپنے مفادات کی خاطرلڑرہا ہے۔اور بلوچستان کے لوگ ہم اِتنی حدتک تقسیم ہیں۔ہمیں بلوچستان کے عوام کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ہم ہرجگہ حاضری لگا کے بس جی سر،کر کے بلوچستان کوفروخت کریں،یتیموں کی سرزمین سمجھ کے، اِتنی بھی زحمت کرلیتے اپوزیشن والوں کوایک کاپی اُس کی دے دیتے ٹیبل کرتے ایک ہفتہ، رولزآف بزنس میں بھی یہی ہے۔دودن پہلے دیں گے۔ہم اس کو study کرتے ،ایک لائحہ عمل لا کے اُس کے بعد ہم ان چیزوں کو لے کے آگے جائیں۔تو ہم کیسے فیصلے کررہے ہیں۔ہم ایسے فیصلوں کا حصہ نہیں ہوں گے اپوزیشن لیڈر بھلا جو باتیں کررہے ہیں وہ اپنی جگہ۔ایسے فیصلوں کا ہم حصہ نہیں ہوں گے جو بلوچستان کے دوکروڑعوام کے مفاد میں نہ ہوں۔فرسٹ فیز جو ہوا تھا اُس میں کسی چرواہے کو فائدہ ملا نہ کسی اسٹوڈنٹ کو۔ پراجیکٹ جناب! اگر یہ گوادرنہیں ہوتا تو سی پیک کا کوئی نام ہی نہیں ہوتا۔ لیکن یہاں سے گوادر کے اسٹوڈنٹس چائنا میں نہیں گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں اسٹوڈنٹس پنجاب سے گئے گوادر کے لوگوں کو کچھ نہیں ملا وہاں کے لوگ ابھی بھی بیروزگار ہیں۔ وہاں ٹریننگ کیلئے کسی بندے کو نہیں بھیجا۔ہم تو چاہتے تھے کہ اس کو تبدیل کریں گے بلوچستان کی معاشی حالت تبدیل ہوگی۔ بلوچستان کے لوگوں کوروزگارملیں گے ہم چائنا نئے معاہدہ، نئے جدید دور کے تقاضوں میں جائیں گے۔لیکن آج ایک دفعہ پھر اتنی جلد بازی میں اِس کو پیش کیا جارہا ہے مجھے یہ بتایا جائے کہ اِس کمیٹی کی حیثیت کیا ہوگی ۔ایسی کمیٹیاں بہت بنائی گئیں۔آیا یہ کمیٹی veto power کرسکتی ہے۔ یہ کمیٹی صرف وہاں حاضری دے گی،صرف signature کرے گی۔ تاریخ گواہ ہے کہ اگر آج آپ نے یہ بل پاس کیا، کمیٹی بنائی، بلوچستان کے وہی مفلوک الحال عوام ہوں گے اور اِن کے دستخط ہوں گے۔ اور اِن سے تاریخ پوچھے گی۔ thank you جناب اسپیکر صاحب۔

**قائدایوان:** جناب اسپیکر صاحب! اِس کا چیئرمین اسد بلوچ کو بنایا جائے۔

**میر اسداللہ بلوچ:** جی میں اِس کا چیئرمین نہیں بن سکتا۔ یہ بے اختیار، چیئرمین مَیں بن نہیں سکتا ہوں جناب۔

**جناب اسپیکر:** آپ کمیٹی کے ساتھ ہوں گے، یہی فورم ہوگا۔اُس میں آپ یہی شکایات کا ازالہ بھی کرسکیں گے۔

**جناب اسپیکر:** آیا تحریک منظور کی جائے؟

**جناب اسپیکر:** تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا قواعد وانضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ 170 کے تحت خصوصی پارلیمانی مجلس برائے (سی پیک) بلوچستان پراجیکٹس کی تشکیل مندرج بالا ذمہ داریوں کے تحت منظور کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: میر زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنی قرارداد نمبر 15 پیش کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! point of public importance سر! مجھے ایک دو بات کرنی ہے بعد میں قرارداد پیش کروں گا اگر آپ کی اجازت ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): پہلے آپ قرارداد پیش کریں پھر ہمیں سفر پر جانا ہے۔

میر زابد علی ریکی: سفر کرنا ہے ابھی تو SBK کا معاملہ رہتا ہے۔

جناب اسپیکر: سر! آپ تحریک پیش کریں۔ زابد علی ریکی صاحب! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! point of public importance پر ایک منٹ بات کر کے پھر قرارداد پر آتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سر! آپ قرارداد پیش کریں اُسکے بعد آپکو موقع دیں گے۔ آپ بولیں گے کیوں نہیں بولیں گے۔

میر زابد علی ریکی: چلو ٹھیک ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قرارداد نمبر **15**۔ ہرگاہ کے ضلع واشک بلوچستان کا وہ واحد ضلع ہے جو اِس دَورِ جدید میں بھی ہر قسم کی بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ اور اِس کو ہر دورِ حکومت میں نظرانداز کیا گیا ہے۔ چونکہ ضلع واشک کے عوام کی اکثریت غریب آبادی پر مشتمل ہے اور مقامی سطح پر اعلیٰ تعلیم کے موقع میسر نہ ہونے کی بنا وہاں کے غریب طلباء اور طالبات اعلیٰ تعلیم جیسے زیور سے محروم رہ جاتی ہیں۔ چونکہ بلوچستان کے اکثر اضلاع میں زرعی کالج، کیڈٹ کالج اور دیگر تعلیم اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ضلع واشک میں کیڈٹ کالج کے قیام کی بابت بجٹ سال 2024-25ء میں ضروری فنڈز مختص کرنے کو یقینی بنائے تاکہ ضلع واشک ترقیاتی راہ پر گامزن ہو سکے۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 15 پیش ہوئی۔

جناب اسپیکر: کیا محرک اپنی قرارداد کی مختصراً admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

میر زابد علی ریکی: جناب اسپیکر صاحب! thank you قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! ضلع واشک، تمام ہمارے جتنے ایم پی ایز ہیں، 65 کے اراکین، سب کو میں دعوت دیتا ہوں واشک آنے کی۔ ضلع واشک وہ ڈسٹرکٹ ہے جناب اسپیکر صاحب! جو بہت زیادہ پسماندہ ہے جسے ہر حوالے سے نظرانداز کیا گیا ہے۔ تو کیڈٹ کالج کے حوالے سے دیکھا جائے DHQ Hospital، روڈ، ایگریکلچر اور جناب اسپیکر صاحب! ہر حوالے سے ضلع واشک کو نظرانداز کیا گیا ہے۔ پچھلی گورنمنٹ میں بھی جو چار سال Ex-CM جو جام کمال تھا اُس نے بھی نظرانداز کیا جناب اسپیکر صاحب! قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں یہ تین کالجز ہیں بسیمہ، واشک اور ماشکیل میں تو قائد ایوان صاحب

سے پرُ زور اپیل کرتا ہوں کہ فنانس منسٹر شعیب نوشیروانی صاحب بھی بیٹھے ہیں، ہمارے رخشاں ڈویژن سے یہی ایک منسٹر ہے، تو kindly یہ جو تین پروجیکٹس چل رہے ہیں بسیمہ، واشک اور ماشکیل میں۔ اگر اِن پر اس سست روی سے کام چلا میرے خیال سے ان پر مزید پانچ، دس سال لگیں گے۔ تو kindly جناب اسپیکر صاحب! جتنے فنڈز مختص کیے ہیں ان تین کالجوں کے لئے تو میں کہتا ہوں کہ اسی آنے والے پر جتنے releases رہ گئے ہیں اس کے allocation، وہ کل یقین کریں جتنے ہمارے طلباء ہیں جناب اسپیکر صاحب! آج کل غربت ہے آپ بھی دیکھ رہے ہیں کوئٹہ میں آنا یہاں study کرنا وہاں کے لوگ afford نہیں کر سکتے۔ تو اس حوالے سے قائد ایوان اور فنانس منسٹر بیٹھے ہیں اِس میں دیکھ لیں۔ دوسرا جناب اسپیکر صاحب! DHQ Hospital ہے میرے خیال سے 2011ء میں ٹینڈر ہوا ہے ابھی تک complete نہیں ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال سے 14 سال ہو گئے ابھی تک complete نہیں ہے۔

**جناب اسپیکر:** مہربانی کریں آپ اپنی قرارداد پر آ جائیں۔

**میر زابد علی ریکی:** تو جناب اسپیکر صاحب! یہ جو کام واشک میں ہو رہے ہیں، چاہے روڈوں کے حوالے سے چاہے PHE کا، چاہے ایگریکلچر کا۔ میں کہتا ہوں جو allocation رکھتے ہیں kindly وہ کم سے کم 2 سالوں میں complete ہو جائے۔ واشک نہیں آپ پورا بلوچستان میں بھی جا کر باقی پروجیکٹس کو بھی دیکھیں جو ڈسٹرکٹوں میں ایسے پروجیکٹس ہیں 22 سال 23 سال 15 سال یہ کب پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں گے۔

**جناب اسپیکر:** جی. done, done

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں جتنے پروجیکٹس ہیں واشک میں بشمولِ بلوچستان کے، تو یہ اِسی جون میں دیکھ لیں اور on going ہیں۔

**جناب اسپیکر:** سر! آپ قرارداد کے متعلق۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! یہ بھی تو قرارداد کے حوالے سے ہے۔

**جناب اسپیکر:** آپ بیٹھیں، ہم ابھی قرارداد پر رائے لیتے ہیں۔

**میر زابد علی ریکی:** اسی حوالے سے جناب اسپیکر صاحب! قائد ایوان سے میں کہہ رہا ہوں اسی قرارداد کے حوالے سے 2024-25ء کا جناب اسپیکر صاحب! جتنا فنڈ ہو سکتا ہے اِن allocations کو دیا جائے تاکہ تینوں کالجوں کا کام complete ہو جائے جناب اسپیکر صاحب! thank you۔ مہربانی۔

**جناب اسپیکر:** thank you آیا قرارداد نمبر 15 منظور کی جائے؟

**جناب اسپیکر:** قرارداد نمبر 15 منظور ہوئی۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! واپڈا پر آپ نے بات کرنے کا بولا تھا۔

**جناب اسپیکر:** بعد میں ابھی نہیں، hold کریں۔

**جناب اسپیکر:** **SBK Matter پر بحث۔**

**جناب اسپیکر:** ایڈووکیٹ جنرل صاحب! کیا معزز اراکین اسمبلی SBK Matter کو اسمبلی میں زیر بحث لا سکتے ہیں؟ آپ اِس بابت اپنی قانونی رائے سے متعلق اسمبلی کی راہنمائی فرمائیں۔

**جناب آصف علی ریکی (ایڈووکیٹ جنرل):** جناب اسپیکر صاحب! سپریم کورٹ کی decision کو ہم اِس فورم پر discuss نہیں کر سکتے۔

**جناب اسپیکر:** مائیک on کریں، مائیک on ہے آپ کا؟

**جناب ایڈووکیٹ جنرل:** جی۔ اِس پر ہم debate نہیں کر سکتے۔

**جناب اسپیکر:** ہم debate نہیں کر سکتے؟

**جناب ایڈووکیٹ جنرل:** نہیں نہیں اِس پر ہم debate نہیں کر سکتے۔ Constitution کے Article 189,204 ہمیں پابند کرتی ہے کہ ہم اِس پر debate نہیں کریں۔

**جناب اسپیکر:** Leader of the House. آپ اِس پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

**جناب ایڈووکیٹ جنرل:** آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ اِس پر in camera بریفنگ دے سکتے ہیں البتہ یہاں debate نہیں کر سکتے۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے۔ جی. Leader of the House.

**قائد ایوان:** شکریہ جناب اسپیکر! جو ہم نے کل تجویز رکھی تھی کہ ایڈووکیٹ جنرل اسکی بہتر تشریح کر سکتے ہیں۔ آج اِنہوں نے بتا دیا ہے۔ مَیں اپوزیشن کے دوستوں اور تمام دوستوں سے یہ کہہ رہا ہوں کہ کل مَیں اِس پر سی ایم سیکرٹریٹ میں ایک میٹنگ کر رہا ہوں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اور ایجوکیشن منسٹر صاحبہ بھی ہوں گی اور باقی لوگ بھی ہوں گے۔ Any one of them want to join. ہم اُنکو welcome کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے فیصلوں میں اپنی input دے سکیں۔ تو جو سپریم کورٹ نے ہمیں کہا ہے کہ shall announce the results, we will announce the results. اُس کے بعد پھر اُسکا procedure کیا ہوگا کہ کس طرح ہم induction کریں گے کتنے لوگوں نے ٹیسٹ پاس کیا ہے اور میرٹ کی scrutiny کس طرح کریں گے تاکہ میرٹ کو ensure

کیا جائے۔اور سپریم کورٹ کے فیصلے ہمارے سر آنکھوں پر، اُس کو مانیں گے۔لیکن ساتھ میں ہم decision کرلیں گے، اُس میں اے جی صاحب بھی ہوں گے۔تو اپوزیشن کا دوست اگر آنا چاہتے ہیں اُن کو مَیں welcome کرتا ہوں کہ وہ آئیں۔دیکھیں جناب اسپیکر! سمجھنے کی کوشش کریں۔اس طرح اسد بلوچ صاحب ابھی فرما رہے تھے وہ بہت قابل احترام ہیں، کہ اسمبلی، مَیں کیا چاہتا ہوں کہ پہلی دفعہ بلوچستان کی تاریخ میں ہو رہا ہے کہ مَیں سی ایم ہاؤس کی چیزیں اُٹھا کے آپ کے پاس رکھ رہا ہوں کہ آئیں آپ اِس پر debate کریں۔آئیں میرے ساتھ تاکہ مشاورت کے ساتھ جو فیصلہ ہوگا وہ بلوچستان کے لوگوں کے فائدے کے لئے ہوگا۔آپ چاہتے ہیں کہ نہیں مَیں اسمبلی میں نہیں رکھوں اور مَیں خود سے فیصلے کرنا شروع کردوں درست یا غلط۔درست فیصلہ ہو تو اُسکا کریڈٹ اکیلے میرا۔اور یہی فیصلہ اگر ہم سب مِل کے کریں گے اچھا فیصلہ تو آپ سب کا کریڈٹ۔اگر یہ اسمبلی کریڈٹ نہیں لینا چاہتی ہے یہ ایک نئی روایت مَیں ڈالنا چاہتا ہوں کہ جو بھی فیصلہ بلوچستان کے بارے میں ہو ہم بااختیار ہیں۔ہم بے اختیار ہیں لیکن atleast سب اکٹھے ہیں۔ ''ہمراہِ یاراں جنت، ہمراہِ یاراں دوزخ''۔ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ بڑے بڑے فیصلوں میں آپ کے شراکت دار ہوں۔اگر آپ شراکت دار نہیں بننا چاہتے ہیں سر آنکھوں پر ہم اپنے فیصلے کرنے کے لائق ہیں۔ہم یہاں یہ جو reluctant لوگ بیٹھے ہوئے ہیں ہم یہ سارے اپنے فیصلے خود کرسکتے ہیں۔اپوزیشن ہمارے سر آنکھوں پر لیکن ہم چاہتے ہیں کہ بلوچستان کے مفاد میں جو فیصلے ہوں سب لوگ مِل کے فیصلے کریں۔تو یہ وجہ ہے کہ مَیں اسمبلی کو empower کرنا چاہتا ہوں اگر آپ دیکھیں آپ بات کر رہے تھے کہ سی پیک کا دوسرا فیز تو it is starting now. یہ اب سیکنڈ فیز اس کا start ہو رہا ہے۔جس نے industrialization کی طرف جا رہا ہے - تو اب دو options تھے میرے پاس، ایک یہ ہے کہ میں اپنے جو Left پر میرے دوست بیٹھے ہیں، کابینہ کے ساتھ مشورہ کرتا، دو چار سکیمیں لکھ کے ہم بھیج دیتے ہیں اُدھر پلاننگ میں کہ جی یہ بلوچستان کے اکنامک زون ہیں ان کو آپ develop کرلیں۔اس میں صرف کیا ہوتا کہ میرے پاس صرف کابینہ کی strength ہوتی یا حکومت کی strength ہوتی۔جب مَیں آپ سب کو لے کے جاؤں گا جیسے ابھی میں ابھی ہم گئے تھے اپوزیشن کے دوست بھی ہمارے ساتھ تھے، پرائم منسٹر کے پاس۔تو پرائم منسٹر کے پاس میں اکیلے بھی تو جا سکتا تھا۔جو بات اُدھر بھی تو مَیں نے رکھی اُن کے سامنے، ہمارے باقی دوست مجھے strengthen ضرور کر رہے تھے۔بات تو کسی نے نہیں کی۔لیکن جو فیصلہ ہوا ہے زمینداروں کے بارے میں تو سب دوستوں نے متفقہ طور پر strength تھی کہ پوری اسمبلی یہ چاہتی ہے۔تو ہم اسمبلی کو stand دینا چاہتے ہیں ہم پراونشل اسمبلی کو strengthen کرنا چاہتے ہیں۔مجھے بسا اوقات سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے کچھ فاضل دوست بغضِ معاویہ میں اِس اسمبلی کو strengthen نہیں کرنا چاہتے ہیں۔آپ اِس اسمبلی کو strengthen

کریں۔ہم سے جو غلط فیصلے ہوئے ہیں اُن کی بالکل تنقید کریں، ہماری اصلاح کریں، اپوزیشن سب سے اہم رول ہوتا ہے پارلیمنٹ کا جیسے کہ یہ ایشو ہے۔ میرا آج بھی point of view ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں بہت زیادہ ایسی practices ہوئی ہیں پورے بلوچستان سے خبریں آرہی ہیں۔ٹھیک ہے 9 ہزار لوگ تو adjust ہوں گے جو باقی ہیں۔ 17 ہزار نے ٹیسٹ دیئے ہیں کہ کتنوں نے دیے ہیں میڈم ایجوکیشن منسٹر؟ ڈیڑھ لاکھ لوگوں نے ایک لاکھ 86 ہزار لوگوں نے دیئے ہیں۔9 ہزار لوگ تو اگر ہم جس طریقے سے اپوزیشن کے دوست clappings کر رہے ہیں کہ نہیں اِس پر debate کریں۔بس ایسے ہی کر دیں۔تو کیا وہ ایک لاکھ 86 ہزار میں سے کچھ لوگ جو deprived ہوں گے۔تو کیا اُن کا حق نہیں مارا جا رہا؟ تو ہم ایسا mechanism بنائیں گے۔مَیں آپ کو اُس فیصلے کا حصہ بنانا چاہتا ہوں۔ بننا چاہتے ہیں most welcome میرا اسٹاف اناؤنس کر دے گا۔کل اب آ جائیں اُس میٹنگ کا حصہ ہو جائیں۔ کیونکہ کل ہم اُس پر decision لینے لگے ہیں۔اگر نہیں آپ سمجھتے ہیں کہ اس کا حصہ نہیں ہونا چاہتے تو ٹھیک ہے پھر ہم خود سے فیصلہ کرلیں گے۔ ہمارا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے۔ہم لوگ ہیں باقی کابینہ ہے ہم اپنا فیصلہ کریں گے۔ اور merit prevail کرے گا۔ یہ مَیں آپ کو بتا رہا ہوں کہ سپریم کورٹ ہمیں کہیں نہیں کہتا ہے کہ آپ merit کو prevail نہ کریں۔ merit prevail ہوگا بلوچستان کے لوگوں کی نوکریاں نہیں بکیں گی۔شکریہ۔

**جناب اسپیکر:** شکریہ۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی ریکی صاحب! آپ نے ایڈووکیٹ جنرل صاحب کی راہنمائی سنی لہٰذا اس پر ہاؤس کے اندر بحث نہیں ہوسکتی۔آپ مجھے ذرا اس کو نمٹانے دیں۔

**محترمہ راحیلہ حمید درانی (وزیر تعلیم):** جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** میڈم! مجھے یہ نمٹانے دیں پھر آپ بیشک بات کرلینا۔ مجھے یہ نمٹانے دیں۔

**وزیر تعلیم:** جناب اسپیکر! ایک منٹ۔

**جناب اسپیکر:** ok۔

**وزیر تعلیم:** جناب اسپیکر صاحب! مَیں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ کل ہم ہماری پی ایم ایل (ن) ہے وہ جا رہی ہے۔تو سی ایم صاحب سے request ہے کہ ہم نہیں کر سکیں گے تو اس میں۔ جی تو ہم لوگ نہیں ہوں گے یہاں آپ اِسکو کچھ دن بعد رکھ لیں جی۔

**جناب اسپیکر:** ایڈووکیٹ جنرل صاحب کی راہنمائی اور سی ایم صاحب کی encouraging چند الفاظ کے اور

سپریم کورٹ کے decision کے مطابق SBK Matters کو نمٹا دیا جاتا ہے۔

**جناب اسپیکر:** سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب! آپ اپنی تہنیتی قرارداد بابت یوم تکبیر پیش کریں۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتران (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ):** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ تہنیتی قرارداد بابت یوم تکبیر۔

ہرگاہ کہ تاریخ صرف اپنے اہم واقعات اور کامیابیوں پر جشن منانے کا نام نہیں بلکہ یہ کسی بھی قوم کے حال اور اس کی موجودہ صلاحیتوں کو اُن کے ماضی کے آئینے کے ذریعے پرکھنے کا پیمانہ ہے۔ مزید یہ کہ 26 سال قبل 28 مئی 1998ء کو پاکستان نے چاغی کی سنگلاخ چٹانوں میں کامیاب ایٹمی دھماکے کرکے دنیا کا ساتواں اور عالم اسلام کا پہلا ایٹمی ملک بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ ایک ایسا کارنامہ تھا جس سے پوری پاکستانی قوم اور دنیائے اسلام کا سر فخر سے بلند ہوا۔ یہ عظیم کارنامہ وطن عزیز کی سیاسی اور عسکری قیادت اور اپنے نامور سائنس دانوں کی عظیم کاوشوں کی بدولت ممکن ہوا۔ اِن ایٹمی دھماکوں سے نہ صرف پاکستان کی علاقائی سالمیت، آزادی اور خودمختاری کا تحفظ ممکن ہوا بلکہ جنوبی ایشیا میں سٹرٹیجک توازن کو برقرار رکھنے میں کارگر ثابت ہوا۔ کیونکہ پاکستان خود بھی جنوبی ایشیا میں امن اور استحکام کے ماحول کو فروغ دینے کے لیے پُرعزم ہے۔ اور کسی شکل میں بھی جارحیت یا مہم جوئی کو اپنی بہادر افواج کی بھرپور صلاحیتوں کی بدولت روکنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ چونکہ پاکستان کو ایٹمی طاقت کا حامل بنانے میں اُس وقت وزیراعظم جناب میاں محمد نواز شریف نے جس جرأت اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور مختلف قسم کے پیسوں کے لالچ کو ٹھکراتے ہوئے اور تمام بیرونی دباؤ کو خاطر میں لائے بغیر مذکورہ ایٹمی دھماکہ کرکے ایک مضبوط اعصاب، بصیرت افروز اور معاملہ فہم لیڈر کے طور پر خود کو قومی اور بین الاقوامی طور پر تسلیم کرایا۔ جس پر بلوچستان اسمبلی کا یہ ایوان اُنہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ نیز آج کے دن ہم اِس عہد کی تجدید بھی کرتے ہیں کہ اپنے ملک کی سلامتی اور تعمیر و ترقی اور دفاع کے لیے ہر طرح کی قربانیوں سے گریز نہیں کریں گے۔ اور اس کے علاوہ ملکی سلامتی کے اداروں کے خلاف کی جانے والی اندرونی اور بیرونی سازشوں کو بھرپور طریقے سے ناکام بنائیں گے۔ پوری قوم اپنی پاک فوج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور وطن عزیز کے لیے سیکورٹی فورسز کے شہداء کو سلام پیش کرتی ہے۔

**جناب اسپیکر:** تہنیتی قرارداد پیش ہوئی۔

**جناب اسپیکر:** کیا محرک اپنی قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

**وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:** شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ چونکہ آج 27 تاریخ ہے۔ ہمارے مرکزی صدر کا انتخاب کل ہونا ہے۔ اور آج اسمبلی کا اجلاس ہے۔ تو 28 کو اجلاس نہیں ہے۔ تو before time ہم یہ قرارداد لائے ہیں۔ اِس میں میرے مختلف ساتھیوں نے بھی کہا کہ ہم بھی ساتھ ہیں yourself اور سلیم کھوسہ صاحب اور ہماری دوسرے

مسلم لیگ (ن) کے ساتھی جتنے بھی ہیں اور ہمارے Allies۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ایٹمی دھما کہ کیا گیا 1998ء میں۔ ان دو چیزوں پر اِس کا محور ہے۔ایک یہ کہ بلوچستان کی سرزمین، یہ message ہماری طرف سے کیا ہے کہ بلوچستان کی سرزمین اِس ملک کے لیے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہے۔جو misperception ہے کہ جی بلوچ یا جو بھی سسٹم اِنہوں نے ایک چند گنتی کے لوگوں نے ایک misperception develop کی ہے تو وہ ختم ہوئی۔اور دوسرا یہ ایٹمی دھما کہ اِس ملک کی سرحدوں کے آس پاس ایک دیوارِ چین ثابت ہوا۔ کیونکہ اِس کو ہمارے دشمن مما لک، ہمارے ہمسائے میں بیٹھا ہوا ملک، hot-cake کے طور پر وہ اُس کو ہڑپنا چاہتا تھا۔ اِس پر مَیں بھی اُس وقت اِس اسمبلی کا حصہ تھا۔ جتنا بیرونی دباؤ آیا جتنی آفریں ہوئیں، loan کی لیکن ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف نے ہر قسم کے لالچ سے مبّرا ہو کر، اُس نے کہا کہ مجھے وطنِ عزیز کی سلامتی عزیز ہے۔ہم روکھی سوکھی کھا لیں گے پیٹ پر پتھر باندھ لیں گے لیکن ہم یہ دھما کہ ہر قیمت پر کریں گے۔اور یہ دھما کہ ہوا۔الحمدللہ آج پوری دنیا، ایک تو ہمیں یہ اعزاز حاصل ہوا کہ پوری دنیا میں ہمارا اسلامی ملک کے طور پر پہلا ملک بنا جس نے atomic blast کیا اور ایٹمی طاقت بنا۔ پوری دنیا میں ہم ساتویں نمبر پر آ گئے۔اور میسج یہ گیا کہ جی پاکستان کے عوام، اُن کی law enforcement agencies اِس کے سائنس دانوں میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ الحمدللہ، الحمدللہ وہ اپنے وطن کا دفاع کر سکتے ہیں۔ اِس کے لیے پیٹ پر پتھر باندھ سکتے ہیں بھوکے پیاسے رہ سکتے ہیں۔اس نظریے کو ہم نے کامیابی سے ہمکنار کیا۔تو میں آج اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، اُس وقت کی اِن کی ٹیم، عسکری قیادت، سائنس دان، سب کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ جو دہشتگردی کے یا جن کے مذموم عزائم الحمدللہ خاک میں مل گئے۔اور ایک مضبوط پاکستان آج اِس دنیا کے نقشے پر ثابت ہوا۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔thank you

**جناب اسپیکر:** سر! مختصراً۔

**حاجی علی مدد جتک (وزیر زراعت وکوآپریٹوز):** thank you جناب اسپیکر۔جس طرح کے ہمارے بھائی سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب نے قرارداد پیش کی۔اس میں مَیں تھوڑا سا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بڑے دباؤ کے باوجود میاں نواز شریف صاحب نے یہ دھما کہ کروایا۔مگر تاریخ گواہ ہے کہ اس دھماکے کا اس ایٹمی قوت کا جو بانی ہے جو بنیاد رکھی گئی وہ شہید ذوالفقار علی بھٹو ہے۔انہوں نے کہا کہ ہم ایک ہزار سال گھاس کھائیں گے مگر اپنے ملک کو ایٹمی قوت بنائیں گے۔اس کی بنیاد شہید ذوالفقار علی بھٹو نے رکھی۔شکریہ جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** جی صادق عمرانی صاحب! مختصر بالکل۔

**میر محمد صادق عمرانی (وزیر آبپاشی):** جناب اسپیکر صاحب! بہت اہم قرارداد ہے۔اس قرارداد میں ہماری پارٹی

کے دوستوں کا پاکستان پیپلز پارٹی کا نام بھی شامل کیا جائے۔ہم اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہیں۔لیکن اس کے ساتھ کہ اس ملک کو ایٹمی طاقت شہید ذوالفقار علی بھٹو نے بنائی اور ایٹمی دھماکہ میاں محمد نواز شریف نے کروایا۔اُس وقت جب ہمارا ملک دوٹکڑے ہو چکا تھا۔ہمارے 91ہزار جنگی قیدی بنے تھے۔پانچ لاکھا ایکڑ زمینوں پر ہندوستان کا قبضہ تھا۔یہ شہید ذوالفقار علی بھٹو کی محنت اور صلاحیت تھی کہ ملک معاشی طور پر تباہ ہو چکا تھا اُس تباہ شدہ معاشی ملک کو ایک ایٹمی طاقت بنادیا گیا۔تو اس قرارداد میں ہمیں شہید ذوالفقار علی بھٹو کو نہیں بھولنا چاہیے۔اس میں شہید ذوالفقار علی بھٹو کا نام شامل کیا جائے کہ اسکی بنیاد اور اس ملک کو ایٹمی طاقت بنانے میں انکا ایک اہم کردار تھا۔شکریہ جناب۔

**جناب اسپیکر:** thank you آیا قرارداد منظور کی جائے؟

**وزیر آبپاشی:** اس میں میرا نام بھی شامل کیا جائے۔اور بانی قائد شہید ذوالفقار علی بھٹو کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جس نے اس ملک کو ایٹمی طاقت بنائی۔یہ لکھا جائے قرارداد میں۔

**جناب اسپیکر:** ٹھیک ہے یہ قرارداد میں لکھا جائے گا۔thank you۔ایک منٹ جی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں بولیں آپ۔

**میر زابد علی ریکی:** جناب اسپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ بارڈر کے حوالے سے کچھ بات کرنا چاہ رہا تھا قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں۔ماشکیل میں تقریباً بیس،پچیس دنوں سے زیادہ لوگ وہاں ہڑتال میں بیٹھے تھے۔تو یہ میرے خیال سے کل وہاں سے نکل گئے ہیں پیدل نوکنڈی آئے۔اور نوکنڈی سے دالبندین،اور واشک،ماشکیل سارے آرہے ہیں اِسی بارڈر کے حوالے سے لانگ مارچ کر کے سیدھا کوئٹہ پہنچ رہے ہیں۔مَیں قائد ایوان سے کہہ رہا ہوں وہاں ایک زیرو پوائنٹ ہے دوسرا مدثر پوائنٹ ہے جناب اسپیکر صاحب! جب یہاں کوئٹہ پہنچ جائیں گے عوام ہیں ۔kindly قائد ایوان صاحب جو منسٹر ہیں ابھی تو اجلاس پتہ نہیں جون میں ہوگا۔تو قائد ایوان صاحب بیٹھے ہیں تین،چار منسٹروں کو ذمہ داری دے دیں کہ وہ ان کے ساتھ ملیں اور اُن کے جو مطالبات جائز ہیں ان کو accept کریں جناب اسپیکر صاحب! اسی حوالے سے point of public importance میں آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** جی آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن:** جی مَیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں آج حب سے لیکر چمن تک احتجاج ہو رہا ہے۔تو میری وزیر اعلیٰ صاحب سے گزارش ہے کہ ابھی حب چوکی میں بھی احتجاج ہے روڈ بند ہے پنجگور میں بھی سی پیک بند ہے واشک کے لوگ آرہے ہیں۔246 دن ہو گئے ہیں چمن میں احتجاج ہے۔کل بھی مَیں چمن گیا تھا۔

**جناب اسپیکر:** اور آپ نے وہاں ہماری کردار کشی بھی کی تھی۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن:** کردارکشی نہیں کی۔نمائندوں کوسب کو سمجھایا تھا،تقریر میرے پاس موجود ہے۔اُس میں مَیں نے کیا کہا تھا۔تو ایک سیاسی۔مَیں اس بات پر کہہ رہا ہوں کہ وہاں 246دن سے۔اگر جو ہوا ہو ہمارے پاکستانی بیٹھے ہوئے ہیں۔وہاں دونو جوان شہید ہوئے ہیں۔اوردس لوگ زخمی ہیں انکو گولیاں لگی ہیں۔جن کو گولیاں لگی ہیں اُن کے گھر میں گیا ہوں۔مطیع اللہ اور محمد اخلاص اِن کے گھر گیا ہوں۔اُن کو دو دو گولیاں سینے اور کمر پر لگی ہیں اُس احتجاج میں۔آپ کے ہی حلقے کے ہیں۔تو لوگ روزگار مانگ رہے ہیں۔بارڈر آپ بند کررہے ہیں گوادر سے لیکر چمن تک بارڈر بند ہوجائے۔تیس سے چالیس لاکھ لوگوں کے گھر اس سے چلتے ہیں۔تو یہ بند ہوجائے ہم apex committee میں فیصلہ کرتے ہیں کہ یہ بند ہوجائے۔پہلے تو متبادل روزگار ہمیں تو دیں۔وفاقی حکومت کو کہ ہمیں متبادل روزگار دینا چاہیے۔اس کو ہم بند کردیں اور پوری پابندی لگا دیں کہ کام نہ کریں ہمیں متبادل روزگار نہ ہو۔بلوچستان میں تو بدامنی کے حالات ہیں اور ایک طرف چالیس لاکھ لوگوں کو بیروزگار کریں صرف ایک apex committee کے فیصلے پر۔تو امن وامان بہتر ہوگا یا خراب ہوگا۔اسلئے میں آپ سے بھی اور قائد ایوان سے بھی سب سے کہتا ہوں چمن کا مسئلہ حل ہو۔حب چوکی میں احتجاج ہے مسئلہ حل ہو۔پنجگور میں سی پیک روڈ بند ہے اس کا مسئلہ حل ہو۔تربت میں احتجاج ہورہا ہے گوادر میں احتجاج ہورہا ہے۔بارڈر میں جیسے ابھی سی پیک کے حوالے سے بات آئی کہ ہمیں کمیٹی ہونی چاہیے ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔کیونکہ سی پیک کے ماتھے کا جُھومر تو گوادر ہے۔ظاہر ہے اس کی ہمیں تائید کرنی ہے لیکن اسی طرح بارڈر بھی ہمارے بلوچستان کی زندگی مسئلہ ہے۔گوادر سے لیکر چمن تک آپ خود چمن سے تعلق رکھتے ہیں وہاں سے منتخب ہیں۔تو ہمیں یہ سنجیدگی کے ساتھ جو لوگ شہید ہورہے ہیں۔مجھے پتہ ہے گوادر میں جب آپریشن ہوا ہے پچھلی حکومت میں مجھ پر اس لئے آپریشن کیا کہ پی سی ہوٹل میں ایک خاندان ہے اُس کے بچے کا دودھ ختم ہوگیا ہے اسلئے ہم آپ پر آپریشن کرتے ہیں۔تو چمن کے بھی بچوں کے دودھ ختم ہوئے ہیں۔جب بارڈر بند ہوتا ہے تو ہمارے معصوم بچوں کا دودھ ختم جاتا ہے۔تو ہم فاقہ کشی پر مجبور ہوتے ہیں۔اگر اسلام آباد میں بیٹھ کر apex committee فیصلہ کرتی ہے کہ بلوچستان کے بارڈر بند کیئے جائیں تو پورے ایوان کو پورے بلوچستان کو پوری سرزمین کے لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیے کہ آپ ہمیں پہلے ایک لاکھ نوکریاں دے دیں پھر بارڈر بند کرتے ہیں۔ہماری آنکھیں بند کرنے سے یہاں خاموش رہنے سے ہمارے بلوچستان میں فاقہ کشی ہوگی۔اسلئے مَیں یہ رکھنا چاہتا ہوں کہ قائد ایوان صاحب اور ہماری پوری جو صوبائی اسمبلی ہے وہ چمن سے لیکر کے گوادر تک حب چوکی تک جو احتجاج ہے ہر اسمبلی اجلاس میں ایک احتجاج ہورہا ہے۔ابھی میرے خیال میں ابھی پانچواں یا دسواں اجلاس ہے ہر اسمبلی اجلاس میں احتجاج ہے۔اس میں ہمیں بیٹھ کر کے جائزہ لینا چاہیے کہ احتجاج نہ ہو۔کیسے نہ ہو۔تو ہمیں لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بات کرنی ہے اسی لئے مَیں نے آج چمن کی بھی نمائندگی کی اور گوادر کی سب کی نمائندگی

کی ہے۔

**جناب اسپیکر:** چمن کے عوام کے ساتھ ہمدردی کا بہت بہت شکریہ۔

**مولانا ہدایت الرحمٰن:** جناب اسپیکر! مَیں کافی دفعہ اُٹھ گیا بات کرنے نہیں دیا۔ 28 مئی کے دھماکے کی ہم نے بات کرنی ہے۔

**جناب اسپیکر:** ہم آپ کے مشکور ہیں۔ جی جی۔

**قائد ایوان:** جناب اسپیکر! مَیں ایک منٹ تھوڑی سی ایک چیز کی correction چاہتا ہوں۔ اور تھورا ریکارڈ درست کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** جی جی۔

**قائد ایوان:** اِس Augusts House کے فاضل ممبران کو کہ ہم ایک oath لے کر کے یہاں آئے ہیں۔ اور آئین کی جو کتاب ہے اس کے تحت ہم ملک کو چلانا چاہتے ہیں۔ٹھیک ہے right to assemble ہر ایک کا حق ہے، Constitution میں right to protest ہر ایک کا حق ہے،لیکن جناب اسپیکر! یہ جو ایک bad behavious کو reward کرنے کا ایک سلسلہ چل پڑا ہے کہ جو بات گورنمنٹ سے منوانی ہے وہ قانوناً جائز ہے یا ناجائز۔ قانوناً جائز ہے تو اُس پر تو مَیں نے آپ کو مثال دے دی کہ آپ کے زمینداروں نے احتجاج کیا ہم نے اُن کی بات سنی۔ ہم سب کی بات سننے کے لیے open ہیں۔ خدانخواستہ کوئی یہ نہ سوچے کہ مَیں، احتجاج جو لوگ کر رہے ہیں اُن کے against ہوں۔ اُن کا right ہے constitutional rights۔ پَر کیا کر رہے ہیں ہم اِس ملک کو کوئی قانون کے تحت چلانا ہے، کسی آئین کے تحت چلانا ہے، کسی ضابطہ کار کے تحت چلانا ہے۔ یا جس کی جو مرضی جو جی چاہے، کل 200 بندے لا کے اکٹھا کریں کہ گوادر کا جو ایم پی اے ہے یہ ٹھیک نہیں ہے اس کو نکالیں مجھے ایم پی اے بنا دیں۔ تو کوئی ایک قانون ہے آپ نے کسی کا، ابھی مَیں میر حمل کلمتی سے کہوں وہ 10 ہزار بندے لا کے تو باہر کھڑا کر دیگا کہ آج سے مولانا صاحب کو باہر کرو مجھے اندر بٹھا دو۔ تو ایسے نہیں ہوتا، ملک قانون سے چلتا ہے، آئین سے چلتا ہے۔ آپ ایک soft State ہیں۔ ایک hardening State کی بات ہو رہی ہے۔ پھر 10 لوگ شہید نہیں ہوئے ہیں۔ آپ Floor of the House پر یہ بات کر رہے ہیں۔ ایک بندہ ایف سی کی فائرنگ سے مارا گیا ہے۔ اس کی compensation کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اور وہاں جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اُن کے ساتھ بار بار ان کو engage کیا جا رہا ہے۔ کیا یہ جو division ہوئی ہے، وہ صرف اس region کے لوگوں کی ہوئی ہے after creation of pakistan کیا سندھ کے لوگ divide نہیں ہوئے۔ کیا پنجاب کے لوگ divide

نہیں ہوئے۔کیا سندھ کا سندھی عمر کوٹ سے نکل کے جب اپنے رشتہ دار کے پاس اُس پار جاتا ہے تو پورا پاکستان چیرتے ہوئے واہگہ بارڈر سے جاکے وہاں اپنے رشتہ دار سے ملتا ہے۔تو ملک کے کوئی بارڈرز ہوتے ہیں۔جو پاسپورٹ ہے ابھی حج کے فریضے پر ہمارے کچھ دوست جانا چاہ رہے ہیں وہ سوچ سکتے ہیں تصور کر سکتے ہیں کہ اسلام نے فرض کیا ہوا ہے بغیر پاسپورٹ کے چلے جائیں کہ جی میں کیونکہ مسلمان ہوں مجھے اللہ نے حکم دیا ہے میرے پاس گیلو جان ہے میرے پاس پیسے بھی ہیں تو مجھے جانے دو۔تو کوئی قانون ہوتا ہے کوئی ویزا ہوتا ہے کوئی سسٹم ہوتا ہے خدارا! discourage کریں ایسی چیزوں کو۔اور یہ قراردادیں جو ہماری اسمبلی میں پیش ہوتی ہیں۔میری تمام فاضل ممبران سے گزارش ہے گو کہ This is your right لیکن خدا کے لیے ان کا کوئی standard رکھ لیں۔یہ رَدی کی ٹوکری میں چلی جائیں گی۔اگر روزانہ کی بنیاد پر ہر فاضل ممبر قرارداد لے کے آئے کہ میرے پاس کریڈٹ کالج بنائیں۔میرے پاس میڈیکل کالج بنائیں میرے پاس بی آر سی بنائیں۔تو گورنمنٹ آف بلوچستان کے پاس اتنے وسائل تو نہیں ہیں۔جو اس قرارداد کی اہمیت ہے جو اس August Hall کی اہمیت ہے اُس کو ہم خود compromise کر رہے ہیں۔اُس کو خود ہم اِس نہج پر لے کے جائیں گے کہ ہماری ان قراردادوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں رہے گی۔فیڈرل گورنمنٹ نے تو پہلے ہماری قراردادوں پہ اہمیت چھوڑ دی ہے اب ہم پراونشل گورنمنٹ کے پیچھے پڑ گئے ہیں اس کو بھی ہم فارغ کر دیں گے۔اور جناب اسپیکر! آخر میں آپ سے گزارش ہے کہ point of public importance جو ہوتا ہے وہ پوری تقریر نہیں ہوتی۔آپ کے Laws آپ کے Rules یہ کہتے ہیں کہ point of public importance پر You can speak for one minute. یہاں 15 منٹ، 20 منٹ اور اُس کا بھی پھر ایک ٹائم فریم ہوتا ہے اور اس پر بات کرنے کا ایک طریقہ کار ہے۔تھوڑی سی اسمبلی کو رولز کے مطابق چلانے کی کوشش کریں۔ہم اسمبلی کو strengthen کرنا چاہتے ہیں۔آپ کمیٹیز کو strengthen کریں۔جتنے point of public importance ہیں، یہ کمیٹیز میں جاکے discuss ہوتے ہیں۔اور کمیٹیز میں جاکے ساری بیوروکریسی جوابدہ ہوتی ہے منسٹر جواب دہ ہوتا ہے۔اسی لیے یہ اسمبلی empower ہوتی ہے اُن کمیٹیز کے ساتھ۔جب کمیٹیز بن گئی ہیں تو آپ ان کو empower کریں۔اگر آپ نے اِس اسمبلی کو debating club کا ماحول بنانا ہے۔تو یہ میرے خیال میں مناسب نہیں ہے جناب اسپیکر۔

**جناب اسپیکر:** thank you, thank you Leader of the House for guiding me. ایک منٹ ایک منٹ۔

**جناب اسپیکر:** تہنیتی قرارداد amendment کے ساتھ منظور کی جاتی ہے۔

جناب اسپیکر: اب مَیں گورنر بلوچستان کا حکمنامہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

**ORDER**

In exercise of the powers conferred on me by Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I Sheikh Jaffar Khan Mandokhail, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business, the Session of the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogued on Monday, the 27th May, 2024 instead of Thursday the 23rd May, 2024.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک ملتوی کیا جاتا ہے۔شکریہ۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 4 بجکر 55 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

☆☆☆